

مولانا حافظ شوکت علی حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رمضان المبارک کے فضائل احکام اور مسائل

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، یہ شمارہ محترم قارئین کے ہاتھوں اس وقت پہنچے گا کہ رمضان مقدس کا مہینہ اپنی تمام تر ایمان افروز رعنائیوں، تقویٰ و طہارت کی لطافتوں اور ظاہری و باطنی برکتوں کے ساتھ امت محمدیہ کے سروں پر سایہ انگن ہو چکا ہوگا۔

اس ماہ مقدس کی عظمتوں اور فضیلتوں سے امت مسلمہ کو روشناس کرنے کے واسطے نبی کریمؐ نے وقتاً فوقتاً مقدس کلمات ارشاد فرمائے تاکہ لوگ اس کی قدر و منزلت کو اچھی طرح پہچان لے اور اس کی ایمان پرور فضاؤں اور تقویٰ نواز بہاروں سے اپنی زندگیوں کو صدا بہار بنالے، چنانچہ فرمایا کہ اس مہینہ کی ایک رات (لیلۃ القدر) ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ ہزار مہینوں میں تقریباً تیس ہزار راتیں ہوتی ہیں اس کا حاصل یہ ہوا کہ اس ایک رات کی عبادت سے تیس ہزار راتوں کی عبادت سے زیادہ اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے اور یہ زیادت اللہ پاک کے علم میں ہے۔ اس مہینہ میں طاعات پر صبر اور فقراء مساکین کے ساتھ غنغھاری اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مومن بندہ چاہے امیر ہو یا غریب کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جس کا سب کو تجربہ ہے۔ روزہ دار کو انظار کرانا خواہ کھجور کے ٹکڑے یا پانی اور لسی کے گھونٹ سے کیوں نہ ہو گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یوں تو رمضان المبارک کا پورا مہینہ رحمت، مغفرت اور جہنم سے خلاصی کا مہینہ ہے، لیکن پہلے عشرہ میں رحمت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور درمیانی عشرہ میں مغفرت غالب ہوتی ہے اور آخری عشرہ آتش دوزخ سے رہائی کا ہے، فرمایا کہ انصوم جنتہ روزہ ڈھال ہے، علماء فرماتے ہیں کہ روزہ تین چیزوں سے حفاظت کا ڈھال ہے۔ نفس اور شیطان کے مکر و فریب سے۔ دنیوی پریشانیوں اور مصائب سے۔ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے۔ روزے کا مقصد تقویٰ دار، شکر گزار اور ہدایت یافتہ بندہ بنانا ہے۔ چنانچہ فرمایا لعلمکم تتقون۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ لعلمکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ لعلمکم یرشدون۔ تاکہ وہ (روزہ دار) نیک راستے پر لگ جائیں۔

احکام و مسائل: ماہ مقدس کے اس مقدس عمل کو صحیح طریقے پر ادا کرنے کے لئے متعلقہ احکام و مسائل کا سیکھنا انتہائی لازمی ہے لہذا چند ضروری مسائل یہاں پیش کئے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ کان میں پانی جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ کان میں قصد پانی ڈالنے کی صورت میں اختلاف ہے۔

فاسد نہ ہونا رائج ہے اور فاسد ہونے کا حکم دینے میں احتیاط ہے البتہ تیل یا دوا ڈالنے سے بالاتفاق روزہ ٹوٹ جاتا ہے
۲۔ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس لئے کہ اس کے ذریعے دوا بذریعہ مفسد نہیں جاتی بلکہ عروق و مسامات کے ذریعے
معدہ تک پہنچتی ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۳۔ اگر ایک شخص روزہ رکھنے کے بعد بیمار ہو گیا تو اگر مرض کے شدید ہونے کا ظن غالب ہو تو افطار جائز ہے
صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔ اگر انجکشن سے علاج ہو سکے تو روزہ توڑنا جائز نہیں۔

۴۔ عورت کا بوسہ لیا یا بطریقہ شہوت ہاتھ لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں

۵۔ روزہ دار کے لئے منہ ناک میں نسوار نہیں ڈالنا چاہیے (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۶، ص ۳۱۱)

۶۔ عورت کو روزہ کی حالت میں لیوں پر سرخی لگانا جائز ہے البتہ منہ کے اندر جانے کا احتمال ہے تو مکروہ ہے۔

۷۔ روزہ کی حالت میں بذریعہ انجکشن خون نکلوانا مفسد نہیں البتہ اگر ایسے ضعف کا خطرہ ہو کہ روزہ کی طاقت نہ
رہے تو مکروہ ہوگا۔

۸۔ روزہ میں دانت نکلوانا اور منہ میں دوا لگانا ضرورت شدیدہ کی بنیاد پر جائز ہے۔ اور بلا ضرورت مکروہ ہے اگر
دوا یا خون پیٹ کے اندر چلا جائے اور تھوک پر غالب ہو یا اس کے برابر ہو یا اس کا مزہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۹۔ اگر کسی عورت نے رمضان میں ایام ماہواری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا یا روزہ رکھنے کے بعد حیض آ گیا تو
اس کے لئے کھانا پینا جائز ہے۔ لیکن دوسروں کے سامنے نہ کھائے۔ اور اگر دن کو حیض سے پاک ہوئی تو دن کا باقی حصہ
روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

۱۰۔ آنکھ میں بہتی ہوئی دوا ڈالی جس کا اثر حلق یا تھوک میں محسوس ہوا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۱۔ روزہ میں منجن، ٹوتھ پیسٹ یا عورتوں کے لئے دندانسہ لگانا مکروہ ہے اگر ان میں سے کوئی چیز حلق سے نیچے
اتر گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۱۲۔ بوا سیری سوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۳۔ نابالغ بچے نے روزہ رکھا لیکن پھر اس کو توڑ دیا تو اس کی قضاء رکھوانا ضروری نہیں البتہ اگر نماز توڑ دی تو قضاء
واجب ہوگی۔

۱۴۔ سحری کو مشتبہ وقت میں کھانا مکروہ ہے یعنی اگر غالب گمان یہ ہو کہ صبح صادق ہو چکے بعد اذان شروع ہوئی یا
سائرن بجایا گیا اور اس وقت کسی نے کچھ کھایا یا پیا تو روزہ نہیں ہوا۔ اور اگر حالت مشتبہ ہو تو کھانا پینا مکروہ ہے۔ مگر روزہ
صحیح ہو جائے گا۔ لیکن احتیاط اس میں ہے کہ ایسی حالت میں کھانا پینا چھوڑ دے۔

۱۵۔ کسی کو شدید بیماری نے گھیر لیا بوجہ ضرورت دوا استعمال کی جس کی وجہ سے روزہ جاتا رہا لیکن اس کے بعد
آرام ہو گیا تو اب غروب آفتاب تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

- ۱۶۔ غیر اختیاری طور پر منہ بھرتے آئی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا البتہ اگر ایک چنے کی مقدار یا اس سے زائد قصد ادا پس لوٹادی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ قضاء فرض ہے۔ کفارہ نہیں اور اگر جان بوجھ کرتے کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- ۱۷۔ قے کو مفسد سمجھ کر کھایا یا پیا تو اس پر کفارہ نہیں البتہ قضاء واجب ہے۔
- ۱۸۔ دانتوں میں اٹکے ہوئے کھانے کا ذرہ اگر چنے کے دانہ سے کم مقدار میں حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ اس سے جان بچانا مشکل ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسواک کا ریشہ اگر حلق میں چلا گیا تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- ۱۹۔ تازہ کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے یہ نہ ہو تو خشک کھجور سے۔ اور یہ بھی نہ ہو تو پانی سے عن انہن بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ من وجد تمرأ فلیفطر ومن لافلیفطر علی ماء فان الماء طهور (ترمذی ۱۲۳ ج ۱)
- ۲۰۔ جو شخص بوقت صبح صادق سفر میں نہ ہو اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں اگر چہ دن میں سفر کا پختہ ارادہ ہو۔
- ۲۱۔ سفر شروع کرنے کے بعد روزہ توڑ دیا۔ قضاء واجب ہے اور وجوب کفارہ میں اختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ کفارہ واجب نہیں۔
- ۲۲۔ روزہ کی حالت میں عورت نے اپنی شرمگاہ میں دوا ڈالی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ فرج داخل میں دوا پہنچنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔
- ۲۳۔ نفل روزہ حیض آنے کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا قضاء لازم ہے۔
- ۲۴۔ مرض، بھوک یا پیاس کی وجہ سے جان کو خطرہ ہو تو روزہ توڑنا واجب ہے اگر روزہ نہ توڑا اور مر گیا تو گنہگار ہو جائیگا
- ۲۵۔ اگر زبان سے لفاظ کا گوند چاٹ کر تھوک نکل گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر چاٹنے کے بعد تھوک دیا تو اس سے روزہ تو فاسد نہیں ہوتا مگر ایسا کرنا مکروہ تزیہی ہے۔
- ۲۶۔ ہاتھ سے منی نکالنا بہت سخت گناہ ہے۔ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے فضلہ واجب ہے کفارہ نہیں۔
- ۲۷۔ مؤذن نے غروب سے چند منٹ پہلے اذان دیدی جس سے لوگوں نے روزہ کھول دیا تو یہ روزہ نہیں ہوا۔ پھر اس مؤذن کے اذان پر لوگوں کا غالب گمان اگر یہ ہو کہ صحیح وقت پر اذان دی ہے (حالانکہ قبل از وقت تھی) تو اس صورت میں صرف قضا واجب ہے۔ اور اگر لوگوں کو بھی شبہ تھا تو پھر کفارہ بھی واجب ہے۔
- ۲۸۔ حقہ اور سگریٹ وغیرہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
- ۲۹۔ رمضان شریف کا روزہ قصد اتوڑنے سے قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔ کفارہ دو ماہ مسلسل روزے رکھنا ہے۔ اگر کوئی شخص روزے رکھنے سے عاجز اور لاچار ہوں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ کفارہ کے روزے نہ کہ دو ماہ ہیں۔ اگر قمری مہینے کی پہلی تاریخ سے شروع کئے تو چاند کے حساب سے دو ماہ پوری کر لئے دنوں کا اعتبار نہیں

اور اگر مہینے کی پہلی تاریخ سے شروع نہ کئے بلکہ درمیانی کسی تاریخ سے شروع کئے تو ساٹھ دن پورے کرے۔

۳۰۔ میں رکعات تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور اس میں قرآن شریف سننا اور سنانا بھی سنت ہے۔

اعتکاف: رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اپنے آپ کو اعتکاف کی نیت سے پابند کرانا، اعتکاف کہلاتا ہے۔ رسول پاکؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمروں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور فرشتوں کا ہم نشین ہوتا ہے۔ اعتکاف کا وقت بیسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عید کے چاند ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اعتکاف کرنے والے کو چاہیے کہ رمضان کی ۲۰/ تاریخ کو مغرب سے اتنے پہلے مسجد کی حدود میں داخل ہو جائے کہ غروب آفتاب مسجد میں ہو۔ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفاریہ ہے یعنی ایک محلے میں کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کرے تو تمام اہل محلہ کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر سارے محلے میں کسی ایک نے بھی اعتکاف نہ کیا تو سارے محلے والوں پر ترک سنت کا گناہ ہوگا۔ (شامی)

چند مسائل: ۱۔ کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف کے لئے بھانا جائز نہیں۔

۲۔ اگر محلے والوں میں کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی شخص اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے تیار نہ ہو تو کسی دوسرے محلے کے آدمی کو اپنی مسجد میں اعتکاف کرنے کے لئے تیار کرنے دوسرے محلے کے آدمی کے بیٹھنے سے اس محلے والوں کی سنت انشاء اللہ ادا ہو جائے گی (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۵۱۲ ج ۶)

۳۔ بھول کر مسجد سے نکل گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

۴۔ ٹھنڈک حاصل کرنے کی غرض سے غسل کیلئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے اگر ضرورت زیادہ ہو تو مسجد میں کوئی بڑا برتن رکھ کر اس میں بیٹھ کر نہالے اس طور پر کہ مسجد میں مستعمل پانی نہ گرنے پائے یا تولیہ بھگو کر نچوڑ کر بدن پر ملے

۵۔ معتکف اگر مؤذن ہو اور اذان خانہ مسجد سے باہر ہو تو صرف اذان دینے کی غرض سے جاسکتا ہے۔

۶۔ قضاء حاجت جیسی ضرورت کے لئے نکلنے پر دیکھا کہ راستہ ہی میں نماز جنازہ شروع ہو رہی ہے تو اس میں شریک ہو سکتا ہے، نماز جنازہ سے پہلے انتظار کرنا یا نماز کے بعد وہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔ اس طرح قضاء حاجت کے لئے اپنے راستہ پر چلتے چلتے عیادت کر سکتا ہے۔ عیادت اور نماز جنازہ کے لئے راستہ سے کسی جانب مڑنا یا ٹھہرنا جائز نہیں۔

۷۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کیلئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے۔ مسجد ہی میں کسی برتن میں دھولے

۸۔ صرف منجن، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کے استعمال کرنے کیلئے نکلنا جائز نہیں۔ البتہ وضو کیلئے نکل کر ان چیزوں کا استعمال کرنا وضو کے ساتھ جائز ہے۔

۹۔ رمضان کا مسنون اعتکاف کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو صرف اس دن کی قضاء واجب ہے جس میں اعتکاف ٹوٹا

پھر ایک دن کی قضاء چاہے رمضان ہی میں کر لے یا رمضان کے بعد نفل روزہ کے ساتھ کر لے۔ ایک دن کی قضاء میں

رات دن دونوں کی قضاء واجب ہے اگر اعتکاف رات کے وقت ٹوٹا ہو غروب سے پہلے شروع کر کے دوسرے روز غروب کے بعد ختم کرے اور اگر دن کو اعتکاف ٹوٹا ہو تو صرف دن کی قضاء واجب ہے۔ صبح صادق سے قبل شروع کر کے غروب آفتاب تک اعتکاف کرے۔

۱۰۔ ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کی سخت بیماری کی وجہ سے اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

۱۱۔ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے اور غسل خواہ فرض ہو یا مستحب اس کے لئے معتکف نکل سکتا ہے۔

۱۲۔ کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے باہر نکلے مثلاً قضاء حاجت کے لئے تو ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا میل دور کرنے کے لئے غسل کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر بیت الخلاء اور غسل خانہ ایک ہی ہو اور غسل کرنے میں وضو سے زیادہ وقت نہ لگے تو پھر غسل کی اجازت ہے۔

۱۳۔ معتکف کیلئے مسجد کے اندر اپنی جماعت خود بنوانا جائز ہے اور حجام سے بنوانے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ بدون عوض کے کام کرتا ہے تو مسجد کے اندر جائز ہے اور اگر بالعوض ہے تو معتکف مسجد کے اندر رہے مگر حجام مسجد سے باہر بیٹھ کر جماعت بنا لے۔

۱۴۔ معتکف کو مسجد میں سگریٹ یا حقہ وغیرہ پینا جائز نہیں اس سے اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح سگریٹ نوشی وغیرہ کے لئے مسجد سے باہر نکلنا بھی جائز نہیں۔

۱۵۔ مسجد گرنے لگے اور معتکف کے دب، جانے کا خطرہ ہو یا کسی نے زبردستی اس کو مسجد سے نکال دیا یا ایسی بیماری لگی کہ مسجد میں اس کا ٹھہرنا مشکل ہو گیا۔ ان صورتوں میں اس کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے لیکن اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ البتہ گناہ گار نہیں۔

۱۶۔ اگر اعتکاف کے وقت یہ نیت کرے کہ میں تراویح میں قرآن شریف سنانے جایا کروں گا تو یہ جائز ہے۔

۱۷۔ معتکف اگر ڈاکٹر ہو تو وہ مریض کو مسجد میں دیکھ کر اور اس کا حال سن کر نسخہ لکھ سکتا ہے اور علاج کر سکتا ہے۔

۱۸۔ معتکف کو بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا مکروہ تحریمی ہے اگر عبادت نہ سمجھے تو مکروہ نہیں۔

۱۹۔ معتکف کی مسجد میں اگر جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد جاسکتا ہے۔ لیکن اس ترتیب سے کہ اتنی دیر پہلے پہنچ جائے کہ خطبہ سے قبل دو رکعت نفل تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت مؤکدہ الطمینان سے پڑھ لے۔ پھر جمعہ کے فرضوں کے بعد چھ رکعت سنت پڑھ کر اعتکاف والی مسجد میں واپس لوٹے۔

۲۰۔ احتلام ہو جائے تو اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا البتہ چاہیے کہ آنکھ کھلتے ہی پہلے تیمم کے اور پھر فوراً غسل کے لئے نکل جائے۔

عورتوں کا اعتکاف: عورتیں بھی اعتکاف کی فضیلت سے بہرہ ور ہو سکتی ہیں۔ لیکن ان کا اعتکاف مسجدوں میں نہیں بلکہ گھروں میں ہو سکتا ہے۔ اس طرح کہ اگر گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے اور عبادت کے لئے بنائی ہوئی ہو اسی جگہ اعتکاف

میں بیٹھ جائیں اور اگر ایسی جگہ پہلے سے نہ ہو تو اب ایسی کوئی جگہ مخصوص کریں اور اعتکاف کے لئے بیٹھ جائیں۔

۱۔ اگر عورت شادی شدہ ہو تو شوہر سے اعتکاف کی اجازت لینا ضروری ہے۔

۲۔ شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کر دیا تو اب شوہر منع نہیں کر سکتا اور اگر زبردستی منع کرے تو عورت گناہ گار نہیں۔

۳۔ ضروری ہے کہ عورت حیض و نفاس سے پاک ہو۔

۴۔ کسی عورت نے اعتکاف شروع کیا پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہوگئی تو اعتکاف قائم نہ رہا۔ اس صورت میں اس پر اسی دن کی قضاء واجب ہے۔ پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کر لے۔ اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں بھی قضاء کر سکتی ہے۔ رمضان کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا۔ (قضاء کی تفصیل کے لئے مسئلہ نمبر ۹ ملاحظہ کریں)

۵۔ عورت کا اعتکاف گاہ اس کے لئے مسجد کے حکم میں ہے، شرعی ضرورت کے بغیر وہاں سے ہٹنا جائز نہیں ہے۔ ورنہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۶۔ عورت اپنی اعتکاف کی جگہ پر بیٹھ کر گھر کا کام کر سکتی ہے، دوسروں کو ہدایت دے سکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ زیادہ تر اوقات تلاوت، ذکر، تسبیحات اور باقی عبادات میں گزارے دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کرے۔ مرد اور عورت سب شب قدر کی جستجو کرتے رہیں اور جاگ کر اسی رات کو نوافل، اذکار، دعا اور دیگر طاعات میں گزارے اس غنیمت کو ضائع نہ ہونے دیں۔

شوال کے چھ روزے: من صام رمضان ثم اتبعه ستاً من شوال کان کصیام الدھر، یعنی جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزہ رکھے تو اس کو پوری زندگی کے روزوں کا ثواب دیا جائے گا۔

آداب: حدیث میں آیا ہے کہ روزہ صرف کھانے پینے کو چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ بخاری شریف کی ایک روایت سے بھی یہی مضمون معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے روزہ میں جھوٹ بولنا اور بے ہودہ باتیں نہ چھوڑیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ روزہ کے آداب کو بھی ملحوظ رکھا جائے تاکہ روزے کا جو مقصد ہے ”تقویٰ اور پرہیزگاری“ وہ حاصل ہو مثلاً نگاہ کی حفاظت ہو۔ زبان کو جھوٹ، چغلی، غیبت، بدگوئی، جھوٹی گواہی لڑائی جھگڑنے، گالی گلوچ سے محفوظ رکھے۔ کان کو گانے بجانے اور ناجائز کے سننے سے محفوظ رکھے، حرام اور مکھوک مال سے خصوصاً افطار کے وقت اپنے پیٹ کو بچائے۔ ہمد تن اللہ پاک کی طرف متوجہ رہے۔ گناہوں سے توبہ کریں اور کثرت سے استغفار کا اہتمام رکھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین